از عدالت عظمی

احمد آباد میونسپل کارپوریشن اور دیگر

بنام

نیلابھائی آر ٹھاکرے اور دیگر

13 اکتوبر 1999

[وی این کھرے اور این سنتوش ہیگڑے، جسٹسز]

تعلیم – اعلی تعلیم – پیشہ ورانہ کورسز میں داخلہ

این ایچ ایل میونسپل میڈیکل کالج میں داخلے کے قواعد: اصول 6(i) اور 7۔

میڈیکل کالج – داخلہ – اہلیت – "مقامی طلباء" – تعریف – میونسپل ایریا کے اندر واقع اسکولوں کے طلباء تک محدود – میونسپل کارپوریشن نے میڈیکل کالج کا انتظام، انتظام اور مالی اعانت کی – صرف "مقامی طلباء" کو داخلے کی اجازت تھی – وہ طلباء جو اربن ڈویلپمنٹ ایریا کے اندر واقع اسکولوں سے پاس ہوئے تھے انہیں "مقامی طلباء" نہیں سمجھا جاتا تھا اور اس وجہ سے انہیں داخلے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ صرف تعلیمی ادارے کے مقام کی بنیاد پر درجہ بندی معقول نہیں ہے اور اس کا حاصل کیے جانے والے مقصد سے کوئی تعلق نہیں ہے – اس لیے اس طرح کے قواعد من مانی ہیں – تاہم، ایسے قواعد کو ختم کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے ملک میں تمام اہل امیدواروں کو داخلہ مل جائے گا جو کہ کارپوریشن کے ذریعے میڈیکل کالج چلانے کے مقصد کے خلاف ہے – کارپوریشن پچھلے 30 سالوں سے طبی تعلیم فراہم کر رہی ہے – اس نے کل ہند میرٹ طلبا کے لیے بھی 15 فیصد نشستیں مختص کی ہیں – اس لیے قواعد کو معقول اور عملی تشریح ملنی چاہیے – اس لیے، "مقامی طالب علم" میں میونسپلٹی کا ایک مستقل رہائشی بھی شامل ہوگا جو پاس ہو چکا ہو۔ اربن ڈیولپمنٹ ایریا کے اندر واقع کسی بھی ہائی اسکول یا کالج سے بھی – آئین بھارت، 1950، آرٹیکل 14۔

مختص – انڈر گریجویٹ کورسز – ڈومیسائل، یونیورسٹی یا ادارے پر مبنی – منعقد: جائز ہے۔

مختص – پوسٹ گریجویٹ اور سپر اسپیشلٹی کورسز – منعقد، جائز نہیں۔

قوانین کی تشریح:

ماتحت قانون سازی – تشریح – عملی اور معقول – قاعدہ منعقد، جہاں کسی قاعدے کو اختیار سے باہر قرار دینے سے اس مقصد کو کافی نقصان

پہنچتا ہے جس کے لیے اسے نافذ کیا گیا ہے، عدالت کو اس کے جواز کو برقرار رکھنے کے لیے قاعدے میں موجود خامیوں کو ختم کرنا چاہیے۔

الفاظ اور جملے:

"مقامی طالب علم" – کا مطلب – این ایچ ایل میونسپل میڈیکل کالج داخلہ قواعد کے قاعدے 7 کے تناظر میں

اپیل کنندہ میونسپل کارپوریشن نے پچھلے 30 سالوں سے ایک میڈیکل کالج کا انتظام، انتظام اور مالی اعانت کی اور آل انڈیا خوبیوں طلباء کے لیے 15 فیصد نشستیں مختص کیں۔ این ایچ ایل میونسپل میڈیکل کالج داخلہ قواعد کے قاعدے 7 میں "مقامی طالب علم" کی تعریف ایک ایسے طالب علم کے طور پر کی گئی ہے جس نے میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع اداروں سے ایس ایس سی/ نیا ایس ایس سی امتحان اور کوالیفائنگ امتحان پاس کیا ہو۔ اس اصول کے مطابق، صرف وہی طلباء جو میونسپل حدود میں واقع تعلیمی اداروں سے اہل ہوں گے، مقامی طلباء کے طور پر سمجھے جانے کے اہل ہوں گے۔ جبکہ شہر کے مستقل رہائشی طلباء جو اتفاقی وجوہات کی بناء پر میونسپل حدود سے بالکل باہر واقع تعلیمی اداروں سے اہلیت حاصل کرتے ہیں، یعنی اربن ڈیولپمنٹ ایریا مقامی طلباء کے طور پر سمجھے جانے کے اہل نہیں ہوں گے۔

جواب دہندگان نے قواعد کے قواعد 6(i) اور 7 کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ مذکورہ قواعد جو "مقامی طلباء" کی وضاحت کرتے ہیں وہ غیر معقول، غیر قانونی، غیر منطقی، غیر منطقی اور آئین کے آرٹیکل 14 اور 15 کی خلاف ورزی ہیں۔ عدالت عالیہ نے اعتراض شدہ قواعد کو آئین کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی قرار دیا اور اسی کے مطابق اسے کالعدم قرار دے دیا۔ اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد 1.1: جہاں تک انڈر گریجویٹ کورسز کا تعلق ہے، ڈومیسائل، یونیورسٹی یا ادارے پر مبنی مختص جائز ہے بشرطیکہ مذکورہ مختص تھوک نہیں ہے۔ [653–سی]

ڈی پی جوشی بنام ریاست مدھیہ انڈیا، [1955] 1 ایس سی آر 1215، ڈی این چنچلا بنام ریاست میسور، [1971] ضمیمہ ایس سی آر 608، جگدیش سرن بنام یونین آف انڈیا، [1980] 2 ایس سی سی 768 اور ڈاکٹر پردیپ جین بنام یونین آف انڈیا، [1984] 3 ایس سی آر 942، پر انحصار کیا۔

1.2۔ پوسٹ گریجویٹ اور سپر اسپیشلٹیز کے حوالے سے اس عدالت نے کسی بھی قسم کے مختص پر پابندی لگادی ہے۔ [D–653]

ریاست راجستھان بنام ڈاکٹر اشوک کمار گپتا، [1989] 1 ایس سی سی 93، دنیش کمار ور سو موتی لال نہرو میڈیکل کالج، [1986] 3

ایس سی آر 345؛ میونسپل کارپوریشن آف گریٹر بمبئی بنام ٹھکرال انجلی دیوکمار، [1989] 2 ایس سی سی 249؛ پی کے۔ گوئل بنام یو پی میڈیکل، [1992] 3 ایس سی سی 232 اور گجرات یونیورسٹی بنام راجیو گوپی ناتھ بھٹ، [1996] 4 ایس سی سی 60، پر انحصار کیا۔

2.1۔ این ایچ ایل میونسپل میڈیکل کالج داخلہ قواعد کا مقصد شہر کے ان طلباء کو طبی تعلیم فراہم کرنا ہے جنہوں نے ضروری قابلیت حاصل کی ہے، ان کا انتخاب خوبیوں پر مبنی ہے۔ اگر یہ مقصد تھا تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صرف میونسپل علاقے کے اندر یا باہر تعلیمی ادارے کے مقام پر مبنی درجہ بندی ایک معقول درجہ بندی ہے۔ شہر کے طلباء کی ضروریات کو پورا کرنے کے مقصد کو "مقامی طالب علم" کی تعریف کو ان طلباء تک محدود کر کے شکست دی جائے گی جنہوں میونسپلٹی علاقے میں واقع اداروں سے اپنی اہلیت حاصل کی ہے، کیونکہ جیسا کہ اس معاملے میں ہوا ہے، میونسپلٹی کے اصل رہائشی طلباء جن کے والدین نے میونسپلٹی کے محصولات میں حصہ ڈالا ہو گا جنہوں نے اپنے قابو سے باہر یا دوسری وجوہات کی بنا پر، میونسپل علاقے سے بالکل باہر واقع اداروں یعنی شہری ترقیاتی علاقے کے اندر اپنی اہلیت حاصل کی تھی، انہیں میونسپلٹی کے زیر انتظام کالج میں داخلے کے فائدے سے محروم کر دیا جائے گا۔ "مقامی طالب علم" کی تعریف کو صرف ان طلباء تک محدود رکھنا جنہوں نے مقامی علاقے میں واقع تعلیمی اداروں سے اہلیت حاصل کی تھی، ان طلباء کے درمیان ایک مصنوعی فرق پیدا کرتا ہے جو شہر کے رہائشی ہیں اور جو شہر کے رہائشی نہیں ہیں لیکن جنہوں نے میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کی ہے۔ اس قسم کی درجہ بندی میں حاصل کیے جانے والے مقصد کے ساتھ کوئی گٹھ جوڑ نہیں ہے۔ میونسپلٹی شہر کے کسی مستقل رہائشی کو اپنی خدمات کا فائدہ دینے سے انکار نہیں کر سکتی جو میونسپل حدود میں رہتا ہے لیکن شہری ترقیاتی علاقے میں صرف اس بنیاد پر ملازمت کرتا ہے کہ وہ شہری ترقیاتی علاقے میں ملازمت کرتا ہے۔ اسی طرح، اگر اس قاعدے کا مقصد شہر کے طلباء کو اس کی میونسپل ذمہ داریوں کی وجہ سے طبی تعلیم فراہم کرنا ہے تو شہر کے طلباء کے طبقے کے اندر میونسپل حدود کے اندر یا شہری ترقیاتی علاقے کی حدود کے اندر اسکولوں سے ان کی قابلیت حاصل کرنے کی بنیاد پر فرق من مانی اور آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہو گی۔ [A-654؛H؛G-653؛ F؛E؛D؛C؛B]

موہن بیر سنگھ چاولہ بنام پنجاب یونیورسٹی، [1997] 2 ایس سی سی 171؛ پی راجندرن بنام ریاست مدراس، اے آئی آر (1968) ایس سی 1012؛ سنیہ اہلاوت بنام مہارشی دیانند یونیورسٹی، [1995] 2 ایس سی سی 762 اور جگدیش سرن بنام یونین آف انڈیا، [1980] 2 ایس سی سی 768، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

2.2۔ تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایک طالب علم جو ریاست میں یا باہر کہیں بھی پڑھنے والے شہر کا اصل رہائشی ہونے کا دعوی کرتا ہے وہ مقامی طالب علم کے فائدے کا دعوی کر سکتا ہے کیونکہ وہ معاملہ مذکورہ درجہ بندی میں نہیں آتا ہے۔ [654-جی]

2.3۔ عدالت عالیہ کو اس نتیجے پر پہنچنے میں جائز قرار دیا گیا کہ اعتراض شدہ قواعد کے قاعدہ 7 کے تحت کی گئی درجہ بندی من مانی درجہ بندی کے مترادف ہے، اس لیے اسے قانون میں برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ [A-655؛H-654]

3.1۔ قوانین کو نافذ کرنے کے قانون سازی کے استحقاق کے میدان میں داخل ہونا عدالت کا دائرہ اختیار نہیں ہے۔ تاہم، اس حقیقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ زیر بحث قاعدہ صرف ایک ماتحت قانون سازی ہے اور قاعدے کو اختیار سے باہر قرار دے کر، جیسا کہ

عدالت عالیہ نے کیا ہے، یہ عدالت صرف اس مقصد کو کافی نقصان پہنچائے گی جس کے لیے میونسپلٹی نے یہ قاعدہ نافذ کیا تھا۔ لہذا، آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرنے والے متنازعہ قاعدے میں موجود خامیوں کو ختم کرنے کے لیے، قاعدہ 7 کی تشریح اس طرح کی جانی چاہیے: "مقامی طالب علم کا مطلب ہے ایک ایسا طالب علم جس نے احمد آباد میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع کسی بھی ہائی اسکول یا کالج سے ایس ایس سی/ نیا ایس ایس سی امتحان اور کوالیفائنگ امتحان پاس کیا ہو اور اس میں احمد آباد میونسپلٹی کا مستقل رہائشی طالب علم بھی شامل ہے جو احمد آباد اربن ڈیولپمنٹ ایریا میں واقع کسی بھی ہائی اسکول یا کالج سے مذکورہ بالا قابلیت حاصل کرتا ہے۔ [E-655؛ C؛B-F 656]

ایم پینٹیا بنام مڈا ویرامِلپا، اے آئی آر (1961) ایس سی 1107، S.Gopal ریڈی بنام اسٹیٹ آف اے پی اے آئی آر (1996) ایس سی 2184، حوالہ دیا گیا۔

سیفورڈ کورٹ اسٹیٹس لمیٹڈ بنام ایشر، [1994] 2 آل ای آر 155، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

3.2۔ قاعدہ 6 کی صداقت کو برقرار رکھا گیا ہے اور قاعدہ 7 کی صداقت کو برقرار رکھا گیا ہے۔

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ 1999: کی دیوانی اپیل نمبر 5989۔

1999 کے ایس۔سی۔اے۔نمبر 3360 میں گجرات عدالت عالیہ کے مورخہ آئی۔ڈی۔ 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے کے این راول، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل، اینچ ایس پر یہار، پی ایس پر یہار۔

جواب دہندگان کے لیے پی اینچ پاریکھ

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سنتوش ہیگڈے، جسٹس۔ اجازت دی گئی۔

فریقین کے لیے فاضل وکلاء کو سنا۔

گجرات عدالت عالیہ کے سامنے، یہاں مدعا علیہان نے محترمہ کے داخلے کے قواعد کے قاعدہ 6(i) اور قاعدہ 7 کی آئینی جواز کو چیلنج کیا۔ این اینچ ایل میونسپل میڈیکل کالج اس بنیاد پر کہ مذکورہ قواعد جو "مقامی طلباء" کی وضاحت کرتے ہیں وہ غیر معقول، غیر قانونی، غیر منطقی، غیر منطقی اور آئین ہند کے آرٹیکل 14 اور 15 کی خلاف ورزی ہیں۔ انہوں نے مزید درخواست کی کہ جواب عرضی تاکیدی آباد

میونسپل کارپوریشن کی حدود میں رہنے والے طلباء کے معاملے پر غور کرنے کی ہدایت کی جائے اور جنہوں نے میڈیکل کالج میں داخلے کے لیے احمد آباد اربن ڈیولپمنٹ ایریا (جسے اس کے بعد "آڈا" کہا گیا ہے) کی حدود میں واقع اسکول (اسکولوں) سے کوالیفائنگ امتحان پاس کیا ہے جسے اوپر مقامی طلباء کہا گیا ہے۔ مذکورہ رٹ پٹیشن دائر کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مذکورہ قواعد کے قواعد 6 اور 7 ان طلباء کو روکتے تھے جو احمد آباد شہر کے رہائشی ہیں لیکن جنہوں نے اے یو ڈی اے کے اندر واقع تعلیمی اداروں سے داخلے کے لیے اپنی اہلیت حاصل کی تھی، انہیں "مقامی طلباء" کے طور پر مانا جاتا تھا۔

جواب دہندگان نے عرضی درخواست میں اپنے جوابی حلف نامے میں استدلال کیا تھا کہ زیر بحث میڈیکل کالج کا انتظام احمد آباد میونسپل کارپوریشن کے ذریعہ کیا گیا تھا اور اسے میونسپل فنڈز سے بھی مالی اعانت فراہم کی گئی تھی۔ لہٰذا، میونسپل کارپوریشن کے لیے یہ مجاز تھا کہ وہ اس کے زیر انتظام اور زیر انتظام کالج کے سلسلے میں داخلہ کے ذریعہ کی وضاحت کرے۔ اس نے استدلال کیا کہ متعدد فیصلوں میں اس عدالت کے ذریعہ وضع کردہ قانون کے پیش نظر، اس نے مذکورہ کالجوں میں دستیاب نشستوں میں سے 15 فیصد پر داخلہ کے انتظامات کیے ہیں جو تمام ہندوستانی امیدواروں کے لیے مخصوص ہیں۔ احمد آباد میونسپل کارپوریشن کے اندر تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے داخلے کو محدود کرنے کا قاعدہ ایک معقول اصول تھا کیونکہ میونسپل کارپوریشن جو میڈیکل کالج کا انتظام کرتی ہے مذکورہ طلباء کو طبی تعلیم فراہم کرنے کی ذمہ دار تھی۔

گجرات کی عدالت عالیہ نے اپنے آئی ڈی 1 کے فیصلے کے ذریعے موہن بیر سنگھ چاولہ بنام پنجاب یونیورسٹی، چنڈی گڑھ اور ایک اور [1997] 2 ایس سی سی 171، پی راجندرن ایٹیک بنام ریاست مدراس اور دیگران اے آئی آر (1968) ایس سی 1012، ڈاکٹر پردیپ جین ایٹیک بنام یونین آف انڈیا اور دیگران [1984] 3 ایس سی آر 942 اور اپنی ہی عدالت کے دو دیگران فیصلوں میں اس عدالت کے فیصلوں کے بعد مذکورہ عرضی درخواست کی اجازت دی جس میں کہا گیا کہ داخلہ کے قوانین کا مقصد بہترین دستیاب طلباء کو محفوظ بنانا اور ان کے ایس ایس سی پاس کرنے والے طلباء کی بنیاد پر درجہ بندی کرنا ہے۔/ نئے ایس ایس سی امتحان اور احمد آباد کی مقامی حدود کے اندر اداروں سے کوالیفائنگ امتحان کا میڈیکل کالج میں داخلے کے لیے بہترین امیدواروں کے انتخاب کے لیے داخلہ قوانین کے ذریعے حاصل کیے جانے والے مقصد کے ساتھ کوئی معقول تعلق نہیں ہے۔ کارپوریشن کی حدود کے اندر اور باہر اسکول یا کالج میں شرکت کی بنیاد پر اس طرح کی درجہ بندی میڈیکل کالج میں داخلے کے تناظر میں معقول درجہ بندی نہیں ہے۔ اس نے مزید کہا کہ درجہ بندی رہائش کی بنیاد پر نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاص یونیورسٹی کے طلباء کے حوالے سے ہے، اس لیے سنجے اہلاوت بنام مہارشی دیانند یونیورسٹی، روہتک اور دیگران [1995] 2 ایس سی سی 762 اور جگدیش سرن بنام یونین آف انڈیا، [1980] 2 ایس سی سی 768 میں اس عدالت کے فیصلوں میں فرق کرتے ہوئے اعتراض شدہ قوانین کو آئین انڈیا کے آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی قرار دیا اور اسی کے مطابق اسے کالعدم قرار دے دیا۔

ہمارے سامنے اپیل گزاروں کی جانب سے ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل مسٹر کے این راول نے دلیل دی ہے کہ زیر بحث میڈیکل کالج قائم کیا گیا تھا اور اس کا انتظام احمد آباد میونسپل کارپوریشن اپنے فنڈز سے کر رہی ہے اور زیر بحث قواعد تقریباً تین دہائیاں پہلے بنائے گئے تھے اور اس عدالت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے مطابق، ڈاکٹر پردیپ جین (سوپرا) کے معاملے میں 15 فیصد نشستیں پہلے ہی آل انڈیا امیدواروں کے لیے مخصوص کر دی گئی ہیں۔ لہذا، اس طرح کا ریزرویشن کرنے کے بعد، بمبئی صوبائی میونسپل کارپوریشن ایکٹ،

1949 کی دفعہ 66(21) کے تحت میونسپل کارپوریشن کے پاس موجود اختیارات کے تحت یہ کھلا ہے کہ وہ اعتراض شدہ قواعد وضع کرے جو احمد آباد میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں۔

جواب دہندگان کی نمائندگی کرنے والے ماہر وکیل مسٹر پی ایچ پاریکھ نے اس کے برعکس دلیل دی کہ قواعد نے اس ادارے کی بنیاد پر ایک مصنوعی فرق کیا ہے جس میں طلباء نے مطالعہ کیا ہے کہ کون سی درجہ بندی من مانی ہے جو آئین بھارت کے آرٹیکل 14 کے خلاف ہے۔اس لیے عدالت عالیہ نے متنازعہ قواعد کو آئین اختیار سے باہر قرار دیتے ہوئے اسے جائز قرار دیا۔

جہاں تک تعلیمی اداروں میں انڈر گریجویٹ کورسز میں داخلے سے متعلق مختلف قوانین کی آئینی حیثیت کا تعلق ہے، اب یہ ڈی پی جوشی بنام ریاست مدھیہ بھارت اور ایک اور [1955] 1 ایس سی آر 1215، ڈی این چنچلا بنام ریاست میسور اور دیگران وغیرہ [1971] ضمیمہ میں اس عدالت کے بڑی تعداد میں فیصلوں کے پیش نظر اچھی طرح سے طے شدہ ہے۔ایس سی آر 608، جگدیش سرن اور ڈاکٹر پردیپ جین (اوپر) جس میں یہ کہا گیا ہے کہ جہاں تک انڈر گریجویٹ کورسز کا تعلق ہے، ڈومیسائل، یونیورسٹی یا ادارے پر مبنی ریزرویشن جائز ہے بشرطیکہ مذکورہ ریزرویشن تھوک نہ ہوں۔

پوسٹ گریجویٹ اور سپر اسپیشلٹیز کے حوالے سے، اس عدالت نے ریاست راجستھان بنام ڈاکٹر اشوک کمار گپتا، [1989] 1 ایس ای سی 93، دنیش کمار اور دیگران بنام موتی لال نہرو میڈیکل کالج، الہ آباد اور دیگران [1986] 3 ایس سی آر 345، میونسپل کارپوریشن آف گریٹر بمبئی بنام ٹھکرال انجلی دیو کمار، [1989] 2 ایس سی سی 249، پی کے گوئل بنام یو پی میڈیکل، [1992] 3 ایس سی سی 232 اور گجرات یونیورسٹی بنام راجیو گوپی ناتھ بھٹ اور دیگران [1996] 4 ایس سی سی 60 کے معاملات میں کسی بھی ریزرویشن پر پابندی عائد کر دی ہے۔

لیکن اس معاملے میں سوال مذکورہ بالا مقدمات میں طے شدہ قانون سے قدرے مختلف ہے۔اعتراض شدہ قواعد کے قاعدہ 7 کے تحت، "ایک مقامی طالب علم" کی تعریف ایک ایسے طالب علم کے طور پر کی گئی ہے جس نے احمد آباد میونسپل حدود میں واقع کسی بھی ہائی اسکول یا کالج سے ایس ایس سی/ نیا ایس ایس سی امتحان اور کوالیفائنگ امتحان پاس کیا ہو۔اس اصول کے مطابق، یہ صرف وہی طلباء ہیں جو میونسپل حدود میں واقع تعلیمی اداروں سے اہل ہیں جو مقامی طلباء کے طور پر سمجھے جانے کے اہل ہوں گے۔جبکہ احمد آباد شہر کے مستقل رہائشی طلباء جو اتفاقی وجوہات کی بناء پر، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، میونسپل حدود سے بالکل باہر واقع تعلیمی اداروں سے اہلیت حاصل کرتے ہیں، یعنی اے یو ڈی اے، مقامی طلباء کے طور پر سمجھے جانے کے اہل نہیں ہوں گے۔اس قاعدے کا مقصد احمد آباد کے ان طلباء کو طبی تعلیم فراہم کرنا ہے جنہوں نے مطلوبہ اہلیت حاصل کر لی ہے، ان کا انتخاب میرٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔اگر یہی مقصد ہے، تو کیا یہ کہا جا سکتا ہے کہ صرف میونسپل علاقے کے اندر یا باہر تعلیمی ادارے کے مقام پر مبنی درجہ بندی ایک معقول درجہ بندی ہو؟ ہماری رائے میں جواب منفی ہونا چاہیے۔رٹ پٹیشن میں احمد آباد میونسپلٹی کی جانب سے دائر جوابی بیان حلفی میں کہا گیا ہے کہ زیر بحث میڈیکل کالج احمد آباد شہر کے طلباء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قائم کیا گیا تھا۔اگر یہی مقصد ہے، تو ہماری رائے میں، "مقامی طالب علم" کی تعریف کو ان طلباء تک محدود کر کے شکست دی جائے گی جنہوں نے احمد آباد میونسپلٹی علاقے میں واقع اداروں سے اپنی اہلیت حاصل

کی ہے، کیونکہ جیسا کہ اس معاملے میں ہوا ہے، میونسپلٹی کے اصل رہائشی طلباء جن کے والدین نے احمد آباد میونسپلٹی کے محصولات میں حصہ ڈالا ہوگا، جنہوں نے اپنے قابو سے باہر یا دوسری وجوہات کی بنا پر، احمد آباد میونسپلٹی علاقے سے بالکل باہر واقع اداروں یعنی اے یو ڈی اے کے اندر واقع اداروں سے اپنی اہلیت حاصل کی تھی، انہیں احمد آباد میونسپلٹی کے زیر انتظام کالج میں داخلے کے فائدے سے محروم کر دیا جائے گا۔ ہماری رائے میں، "مقامی طالب علم" کی تعریف کو صرف ان طلباء تک محدود رکھنا جنہوں نے مقامی علاقے میں واقع تعلیمی اداروں سے اہلیت حاصل کی ہے جو احمد آباد شہر کے رہائشی ہیں اور جو احمد آباد شہر کے رہائشی نہیں ہیں لیکن جنہوں نے احمد آباد میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کی ہے۔ ہمیں اس قسم کی درجہ بندی میں حاصل کیے جانے والے مقصد کے ساتھ کوئی گٹھ جوڑ نہیں ملتا ہے۔ آئیے احمد آباد کے ایک مستقل رہائشی کے حوالے سے اس اصول کی منطق کی جانچ کرتے ہیں جو احمد آباد میونسپل حدود میں رہتا ہے لیکن اے یو ڈی اے کے اندر ملازمت کرتا ہے۔ کیا میونسپلٹی شہر کے ایسے رہائشی کو اپنی خدمات کا فائدہ صرف اس بنیاد پر دینے سے انکار کر سکتی ہے کہ وہ آوڈا میں ملازم ہے؟ ایک بار پھر جواب صرف نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح، اگر اس اصول کا مقصد احمد آباد کے طلباء کو اس کی میونسپل ذمہ داریوں کی وجہ سے طبی تعلیم سے محروم کرنا ہے تو احمد آباد کے طلباء کی کلاس کے اندر احمد آباد میونسپل حدود کے اندر یا اے یو ڈی اے کی حدود کے اندر اسکولوں سے ان کی قابلیت حاصل کرنے کی بنیاد پر فرق من مانی اور آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی ہوگی۔

ہمارے اس نتیجے سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ایک طالب علم جو احمد آباد کا اصل رہائشی ہونے کا دعوی کرتا ہے جو ریاست گجرات میں یا اس سے باہر کہیں بھی پڑھ رہا ہے وہ "مقامی طالب علم" کے فائدے کا دعوی کر سکتا ہے کیونکہ یہ معاملہ اس درجہ بندی میں نہیں آتا ہے جس پر ہم نے اوپر بحث کی ہے۔

لہذا، ہماری رائے ہے کہ عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچنے میں جائز تھی کہ متنازعہ قواعد کے قاعدہ 7 کے تحت کی گئی درجہ بندی من مانی درجہ بندی کے مترادف ہے، اس لیے اسے قانون میں برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

اگرچہ عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچنے میں درست تھی کہ زیر بحث قاعدہ من مانی کے عنصر سے دوچار ہے، لیکن ہماری رائے ہے کہ اس کا علاج ان متنازعہ قوانین کو ختم کرنے میں نہیں ہے جن کا وجود ادارے کے ساتھ ساتھ احمد آباد میونسپل کارپوریشن کے عوام کے وسیع تر مفاد میں ضروری ہے۔ اس اصول کو ختم کرنے کا مطلب ملک میں تمام اہل امیدواروں کے داخلے کے لیے ادارے کے دروازے کھولنا ہوگا جو یقینی طور پر مقامی ادارے کے ذریعے ادارے کے قیام کے مقصد کے خلاف ہوگا۔ ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ کوئی مقامی ادارہ اعلی اور پیشہ ورانہ تعلیم فراہم کرنا اپنا فرض سمجھے۔ اس معاملے میں احمد آباد کی میونسپلٹی کو پچھلے 30 سال یا اس سے زیادہ عرصے سے اپنے رہائشی طلباء کو طبی تعلیم فراہم کرنے کے لیے سراہا جانا چاہیے۔ اس نے آل انڈیا خوبیوں طلبا کو دستیاب نشستوں کا 15 فیصد فراہم کر کے اپنی آئینی ذمہ داری کی تعمیل کی ہے۔ اپنے طلباء کو زیادہ سے زیادہ نشستیں فراہم کرنے کی اس کی خواہش ایک فطری اور حقیقی خواہش ہے جو اس کی میونسپل ذمہ داریوں سے نکلتی ہے جسے ہر ممکن حد تک برقرار رکھا جانا چاہیے۔ لہذا، میونسپلٹی کے قابل تعریف مقصد کے تحفظ کے لیے، ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ متنازعہ اصول کو معقول اور عملی تشریح دی جائے اور اس کی صداقت کو برقرار رکھا جائے۔

قاعدہ 7 کی اس انداز میں تشریح کرنے سے پہلے جسے ہم صحیح تشریح سمجھتے ہیں، ہمیں یہ بات ذہن میں رکھنی ہوگی کہ قوانین کو نافذ کرنے

کے قانون سازی کے استحقاق کے میدان میں داخل ہونا عدالت کا دائرہ اختیار نہیں ہے۔ تاہم، اس حقیقت کو ذہن میں رکھتے ہوئے کہ زیر بحث قاعدہ صرف ایک ماتحت قانون سازی ہے اور قاعدے کو اختیار سے باہر قرار دے کر، جیسا کہ عدالت عالیہ نے کیا ہے، ہم صرف اس مقصد کو کافی نقصان پہنچائیں گے جس کے لیے میونسپلٹی نے یہ قاعدہ نافذ کیا تھا۔ لہذا ہم سمجھتے ہیں کہ سیفورڈ کورٹ اسٹیٹس لمیٹڈ بنام ایشیر، [1994] 2 آل ای آر 155 کے معاملے میں لارڈ ڈیننگ کے مشہور اور اکثر حوالہ شدہ اصول پر انحصار کرنا مناسب ہے جس میں انہوں نے کہا: " جب کوئی عیب ظاہر ہوتا ہے تو جج محض اپنا ہاتھ جوڑ کر ڈرافٹ مین کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتا۔ اسے پارلیمنٹ کے ارادے کو تلاش کرنے کے تعمیری کام پر کام کرنا چاہیے اور پھر اسے تحریری الفاظ کی تکمیل کرنی چاہیے تاکہ مقننہ کے ارادے کو طاقت اور زندگی دی جا سکے۔ ایک جج کو خود سے یہ سوال پوچھنا چاہیے کہ اگر ایکٹ بنانے والوں کو خود اس کی ساخت میں اس گڑبڑ کا سامنا ہوتا تو وہ اسے کیسے سیدھا کرتے؟ پھر اسے وہی کرنا چاہیے جو انہوں نے کیا ہوگا۔ ایک جج کو اس مواد کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے جس سے ایکٹ بنا ہوا ہے، لیکن وہ کریز کو استری کر سکتا ہے اور اسے کرنا چاہیے۔" لارڈ ڈیننگ کے قانون کے اس بیان پر اس عدالت نے مستقل طور پر عمل کیا ہے جس کا آغاز ایم پینٹیا دیگران ادرز بنام مدل ویرا ملپا دیگران ادرزاے آئی آر (1961) ایس سی 1107 کے معاملے سے ہوا اور اس کے بعد حال ہی میں ایس گوپال ریڈی بنام ریاست آندھرا پردیش، اے آئی آر (1996) ایس سی 2184 کے معاملے میں پیراگراف 2188 پر عمل کیا گیا۔ اس طرح، تشریح کے مذکورہ بالا اصول پر عمل کرتے ہوئے اور آرٹیکل 14 کی خلاف ورزی کرنے والے متنازعہ اصول میں موجود خامیوں کو ختم کرنے کے لیے، ہم قاعدہ 7 کی تشریح اس طرح کرتے ہیں: " مقامی طالب علم کا مطلب ہے ایک ایسا طالب علم جس نے احمد آباد میونسپل کارپوریشن کی حدود میں واقع کسی بھی ہائی اسکول یا کالج سے ایس ایس سی کا امتحان اور کوالیفائنگ امتحان پاس کیا ہو اور اس میں احمد آباد میونسپلٹی کا مستقل رہائشی طالب علم بھی شامل ہو جو احمد آباد اربن ڈیولپمنٹ ایریا میں واقع کسی بھی ہائی اسکول یا کالج سے مذکورہ بالا قابلیت حاصل کرتا ہو۔

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بناء پر، اس اپیل کی اجازت دی گئی ہے، جس میں ایس سی اے نمبر 3360 / 99 میں گجرات عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا گیا ہے، اور قاعدہ 6 کی صداقت کو برقرار رکھا گیا ہے اور قاعدہ 7 کی صداقت کو برقرار رکھا گیا ہے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

وی ایس ایس

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 16:57
I am the author of this
document